قادیانی نظریات

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

اپنے نظریات کی ترویج کے لئے قادیانی حضرات، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا نام پیش کیا کرتے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم امام ربانیؒ کے چند جواہر پارے، قادیانی صاحبان کی نذر کرتے ہیں، دعا ہے کہ یہ ان کے لئے سرمۂ چشم بصیرت ثابت ہوں اور وہ ان کی روشنی میں اپنے عقائد ونظریات کی اصلاح کرلیں، واللہ الموفق لکل خیر وسعادۃ!

علاماتِ قیامت:

چونکہ قادیانی عقائد ''علاماتِ قیامت'' سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، اس لئے تمہید کے طور پر پہلے علاماتِ قیامت کے بارے میں اسلامی عقیدہ حضرت امام ربانی رحمہ اللہ سے سنئے! فرماتے ہیں:

''علاماتِ قیامت کہ مخبر صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات ازاں خبر دادہ است حق است احتمال تخلف ندارد۔
مثل طلوعِ آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان ونزولِ حضرت روح اللہ علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دخروج دجال وظہور یاجوج و ماجوج وخروج دابۃ الارض ودخانے کہ از آسمان پیدا شود تمام مردم را فرو گیرد وعذاب درد ناک کند مردم از اضطراب گویند اے پروردگار ما ایں عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان مے آریم، دآخر علامات آتش ست کہ از عدن برخیزد۔" (مکتوبات امام ربانی دفتر دوم مکتوب:۶۷)

ترجمہ:......"علاماتِ قیامت، جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے، حق ہیں، تخلّف کا احتمال نہیں رکھتیں۔

مثلاً: آفتاب کا خلافِ عادت مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ روح اللہ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کا آسمان سے نازل ہونا، دجال کا نکلنا، یاجوج و ماجوج کا ظاہر ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا۔ اور وہ دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اور سخت مصیبت برپا کردے گا، لوگ بے چین ہوکر دعا کریں گے کہ: اے اللہ! یہ عذاب ہم سے ہٹالے، ہم ایمان لاتے ہیں، اور آخری علامت وہ آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔"

علاماتِ مہدیؑ:

امام مہدیؑ کون ہیں؟ ان کی علامات و صفات کیا ہیں؟ ان کے زمانہ کے سیاسی و معاشی حالات کیا ہوں گے؟ وہ کیا کارنامے انجام دیں گے؟ کتنی مدت تک رہیں گے؟ ان کا مولد و مدفن کہاں ہوگا؟ یہ تمام امور احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیان فرمادیئے ہیں، حضرت مجددؒ، فرقہ مہدویہ (جو سید محمد جونپوری کو امام مہدی مانتا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جماعہ از نادانی گمان کنند شخصے را کہ دعویٰ مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است، پس بزعم ایشان مہدی گزشتہ است و فوت شدہ، نشان مید ہند کہ قبرش در فرہ است، در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ اند تکذیب ایں طائفہ است، چہ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است در احادیث کہ درحق آں شخص کہ معتقد ایشانست آں علامات مفقود اند۔"

(دفتر دوم مکتوب: ٦٧)

ترجمہ:...... "ایک گروہ نادانی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں، جس نے ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا، یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مہدی موعود تھا، پس ان لوگوں کے خیال میں مہدی گزر چکا اور فوت ہوچکا ہے، اور بتاتے ہیں کہ اس کی قبر "فرہ" (آپ اس جگہ کو "قادیان" سمجھ لیجئے۔ ناقل) میں ہے۔ صحیح احادیث سے جو شہرت بلکہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں، اس گروہ کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں مہدی کی مخصوص علامات بیان فرمائی ہیں، اور یہ لوگ جس شخص کو مہدی سمجھتے ہیں اس میں یہ علامات مفقود ہیں۔"

اس سلسلہ میں امام مہدیؑ کی علامات کے بارے میں چند احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات درآں شخص میت بودہ است یا نہ؟ وعلامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ شیخ ابن حجرؒ رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بہ دویست علامت میکشد۔ نہایت جہل است کہ باوجود وضوحِ امر مہدی موعود جمعے در ضلالت مانند۔ ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔"

(دفتر دوم مکتوب:۶۷)

ترجمہ:......"بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ یہ علامات اس مرے ہوئے شخص میں موجود تھیں یا نہیں؟ ان کے علاوہ اور بہت سی علامات مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے مہدی منتظر کی علامات میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے، جس میں تقریباً دوسو علامات جمع کردی ہیں۔ انتہائی جہالت ہے کہ مہدی موعود کا معاملہ اس قدر واضح ہونے کے باوجود ایک جماعت وادیٔ ضلالت میں بھٹک رہی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔"

حضرت مجدد رحمہ اللہ کی اپیل پر توجہ کرتے ہوئے مرزائی صاحبان بنظر انصاف تین باتوں پر غور فرمائیں:

اول:......امام مہدیؓ کی تقریباً دوصد علامات میں سے کیا ایک علامت بھی "قادیانی مہدی" میں پائی گئی؟

دوم:......امام مہدیؓ سے متعلقہ احادیث کو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ "متواتر" فرماتے ہیں، اور مرزا صاحب سب کو ضعیف، موضوع اور غلط بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب کے انکار کا سبب کہیں یہ تو نہیں تھا کہ چونکہ ان پر کوئی حدیث بھی صادق

نہیں آتی تھی، اس لئے انہوں نے متواتر احادیث کا انکار کردینے میں ہی خیریت سمجھی؟

سوم:……جب مرزا صاحب کے نظریہ کے مطابق اسلام میں مہدی کا افسانہ ہی معاذاللہ! غلط ہے، اور اس سلسلہ کی تمام احادیث متواترہ خدانخواستہ من گھڑت ہیں، تو خود مرزا صاحب کے ''امام مہدیؑ'' ہونے کا افسانہ بھی پا درِ ہوا تو ثابت نہیں ہوتا؟

مقصد عرض کرنے کا یہ ہے کہ اگر امام مہدی سے متعلقہ احادیث صحیح ہیں تو بسم اللہ! آیئے اور ایک ایک علامت مرزا صاحب کے سراپا سے ملاکر فیصلہ کرلیجئے کہ وہ واقعتاً ''امام مہدیؑ'' تھے یا نہیں؟ اور اگر مہدی کا افسانہ ہی غلط ہے تو مرزا صاحب آخر کس منطق سے ''مہدیؑ'' بن گئے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر:

امتِ اسلامیہ بالاجماع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع جسمانی کی قائل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِسمائے گرامی ''محمدؐ'' اور ''احمدؐ'' کے نکات بیان کرتے ہوئے حضرت امام ربانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ''واحمد اسم دویم آں سرورست علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سماوات باآں اسم معروف است، چنانچہ گفتہ انداز نیجا تو اند بود کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سماوات گشتہ است بشارت قدومِ آں سرور باسم احمد دادہ است۔''
>
> (دفتر سوم مکتوب:۹۴)
>
> ترجمہ:……''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا اسم گرامی ''احمدؐ'' ہے، آسمان والوں میں آپؐ اسی نام سے معروف ہیں، جیسا کہ علماءؒ نے کہا ہے۔ اسی بنا پر یہ ہوسکا کہ

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ (رفع جسمانی کے بعد) آسمان کے رہنے والوں میں شمار ہونے لگے، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت اسم ''احمد'' کے ساتھ دی۔'' (قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ ''اسمہ احمد'' کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے آنے کی بشارت ہے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا:

امتِ اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا، آپؐ آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کوئی شخص منصبِ نبوت پر فائز نہیں ہوگا، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے، امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اول انبیاءؑ حضرت آدم است علیٰ نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات وآخر ایشاں و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات...... وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعتِ خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات۔'' (دفتر سوم مکتوب:۱۷)

ترجمہ:......''انبیاءؑ کرام علیہم السلام میں سب سے اول حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور سب سے آخری اور سب کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم)

ہیں......اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آسمان سے نزولِ اجلال فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل (علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات) کی پیروی کریں گے۔"

ہتک یا عزت؟:

امتِ اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاءِ بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق وتائید کے لئے نازل ہوکر آپؐ کی امت میں شمار ہونا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین منقبت ہے، حضرت امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متابعتِ ایں شریعت خواہد نمود اتباعِ سنتِ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نیز خواہد کرد کہ نسخ ایں شریعت مجوز نیست۔"

(دفتر دوم مکتوب:۵۵)

ترجمہ:......"اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نازل ہونے کے بعد اس شریعت کی پیروی کریں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کی اتباع بھی کریں گے، کیونکہ اس شریعت کا منسوخ ہونا جائز نہیں ہے۔"

مرزا صاحب نے اپنی امت کو یہ تصور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبع شریعتِ محمدیہ ہونے سے اس امت کی ذلت ورسوائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسر شان لازم آتی ہے اور اسلام کا تختہ الٹ جاتا ہے۔ (ازالہ ص:۵۸۶)

لیکن امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وخاتم انبیاؑ محمد رسول اللہ است (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم اجمعین) و دین او ناسخ ادیانِ سابق است و

کتاب او بہترین کتب ما تقدم است، وشریعت او را ناسخے نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند، وعیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزولِ خواہد فرمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوانِ امت او خواہد بود۔" (دفتر دوم مکتوب:٦٧)

ترجمہ:......"اور تمام انبیاءؑ کے خاتم محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم اجمعین) آپؐ کا دین ادیانِ سابق کے لئے ناسخ ہے، اور آپؐ کی کتاب (قرآن مجید) سابقہ کتابوں سے برتر ہے، اور آپؐ کی شریعت کے لئے کوئی ناسخ نہیں ہوگا، بلکہ قیامت تک باقی رہے گی، اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو نازل ہوں گے آپؐ کی شریعت پر ہی عمل کریں گے اور آپؐ کی امت میں شامل ہوں گے۔"

قادیانی صاحبان انصاف فرمائیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ماننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟ اور مرزا صاحب کا ظلّیت کی سیڑھی سے خود "محمد"، "احمد" اور "خاتم النبیین" بن جانا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری ہے یا غداری؟

تنقیص سلف:

چونکہ چودہ صدی کی تمام امتِ اسلامیہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع و نزولِ جسمانی کی قائل ہے، صحابہؓ، تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، فقہاءؒ، صوفیاءؒ، متکلمینؒ سب کا یہی عقیدہ رہا اور حدیث، تفسیر اور عقائد کی کتابوں میں یہی عقیدہ درج ہے، اس لئے قادیانی صاحبان ان اکابر سے بے حد ناراض ہیں، اور انہیں نہایت نامناسب الفاظ سے یاد کرتے ہیں، کہیں ان حضرات کو

"بے تکی ہانکنے والے" بتاتے ہیں، کہیں انہیں "معمولی انسان" اور کہیں "احمق اور نادان" قرار دیتے ہیں، کبھی اس عقیدہ کو "شرک" کہتے ہیں، کبھی یہودیانہ الحاد وتحریف کا خطاب دیتے ہیں، ان تمام القاب کا مقصد یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے تیرہ صدیوں کی امت معاذاللہ! گمراہ، ملحد اور مشرک تھی، اور یہ سب العیاذباللہ! بے تکی ہانکنے والے تھے۔ حضرت امام ربانی رحمہ اللہ نے اس کا فیصلہ بھی خوب فرمایا ہے، لکھتے ہیں:

"جماعہ کہ ایں اکابر دین را اصحابِ رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاناں بہ رائے خود حکم میکردند و متابعتِ کتاب وسنت نمی نمووند پس سوادِ اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشاں ضال ومبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیروں بودند۔ ایں اعتقاد نہ کند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطالِ شطرِ دین است۔" (دفترِ دوم مکتوب:۵۵)

ترجمہ:......"جو گروہ ان اکابر کو اصحابِ رائے جانتا ہے، اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ حضرات محض اپنی رائے سے حکم کرتے تھے اور کتاب وسنت کی پیروی نہیں کرتے تھے تو ان کے زعمِ فاسد میں اہل اسلام کا سوادِ اعظم گمراہ اور بدعت پرست رہا، بلکہ دائرۂ اسلام سے ہی خارج رہا، یہ اعتقاد نہیں کرے گا مگر وہ جاہل جو اپنے جہل سے بے خبر ہے، یا وہ زندیق جس کا مقصود ہی شطرِ دین کو باطل قرار دینا ہے۔"

ظلّی اتحاد:

قادیانی صاحبان کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے "ظلّی نبوت" کا

دعویٰ کیا تھا، جس کی تشریح خود ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:

''تمام کمالات محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلّیت میں منعکس ہیں، تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

''میرا نفس درمیان نہیں، بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسی لحاظ سے میرا نام ''محمد'' اور ''احمد'' ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔''

''اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیرت کے اسی کا نام پالیا ہو، اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا، کیونکہ وہ محمد ہے، گو ظلّی طور پر، پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے، جس کا نام ظلّی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے، پھر بھی سیدنا خاتم النبیین ہی رہا، کیونکہ یہ ''محمد ثانی'' اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۵، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۰۹)

اور خطبہ الہامیہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''صار وجودی وجودہ.'' یعنی میرا وجود بعینہٖ آپؐ کا وجود بن گیا ہے۔ اور ''من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رای.'' یعنی جس نے میرے درمیان اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان فرق کیا، اس نے مجھے دیکھا اور پہچانا ہی نہیں۔

الغرض مرزا صاحب کی ظلّی نبوت کے معنی ان کے نزدیک یہ ہیں کہ کمال اتباع کی وجہ سے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متحد ہوگئی ہے،

اور اس کمال اتحاد کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور کمالاتِ نبوت (بلکہ نام، کام اور مقام تک) ظلّی طور پر ان کی طرف منتقل ہوگئے، لہٰذا وہ نہ صرف نبی ہیں، بلکہ ظلّی طور پر بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں، لیکن امام ربانی رحمہ اللہ اس قسم کے ''ظلّی اتحاد'' کو تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اسے حماقت اور جنون قرار دیتے ہیں اور جو شخص اس ظلّی اتحاد کا عقیدہ رکھتا ہو، اسے کافر و زندیق اور زمرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، سنئے:

''وصولِ خادماں بامکنہ خاصۂ مخدومان تا، حقوق خدمت گاری بجا آرند، محسوس وضیع وشریف است، ابلہے بود کہ ازیں وصول توہم مساوات وشرکت نماید، ہر فراشے ومگس رانے و شمشیر بردارے قرین سلاطین عظام ست و در اخص امکنہ ایشاں حاضر، خیلے خبط مے طلبد کہ ازینجا توہم شرکت ومساوات نماید۔''

(دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:......''خادموں کا مخدوموں کے خاص مقامات میں اس مقصد کے لئے پہنچنا کہ خدمتگاری کے حقوق بجا لائیں، ہر خاص و عام کو معلوم ہے۔ احمق ہے وہ شخص جو اس وصول سے مساوات وشرکت کا وہم دل میں لائے۔ دیکھئے! ہر فراش، مگس ران اور شمشیر بردار، سلاطین عظام کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کے خاص ترین مقامات تک ان کی رسائی ہوتی ہے، نہایت خبط و جنون میں مبتلا ہے وہ شخص جو اس رسائی سے شرکت و مساوات کا وہم رکھتا ہے۔''

اسی سلسلہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

''اگر اعتقاد دارند کہ صاحب ایں حال معتقد شرکت و

مساوات ست باارباب آں مقامات عالی پس اورا کافر و زندیق تصور میکنند و از زمرۂ اہل اسلام مے برآرند۔ چہ شرکت در نبوت ومساوات باانبیاعلیہم الصلوات والتسلیمات کفر است۔"

(دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:...... "اگر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ صاحب حال، اربابِ مقاماتِ عالی کے ساتھ شرکت و مساوات کا عقیدہ رکھتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسے کافر و زندیق تصور کرتے ہیں اور اسے زمرۂ اہل اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، کیونکہ نبوت میں شرکت اور انبیاعلیہم السلام سے مساوات کا عقیدہ کفر ہے۔"

(واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف وصف نبوت میں شرکت کا دعویٰ رکھتے ہیں، بلکہ اپنے آپ کو اولوالعزم انبیاءؑ سے "تمام شان میں" بڑھ کر سمجھتے ہیں) اسی سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب اور ان کی افضلیت کا ذکر کرنے کے بعد حضرت امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ابلہے بود کہ خود را عدیل اصحاب خیرالبشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات سازد۔ وجاہلے باشد از اخبار و آثار کہ خود را از سابقان تصور نماید۔" (دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:...... "احمق ہوگا جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے برابر سمجھتا ہو، اور احادیث و آثار سے جاہل ہوگا وہ شخص جو اپنے کو سابقین (صحابہؓ و تابعینؒ) میں سے تصور کرتا ہو۔"

واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کو صحابہ کی جماعت کے برابر قرار دیتے ہیں، حضرت مجدد رحمہ اللہ کا مندرجہ ذیل فقرہ اگرچہ کسی دوسرے موقع سے

متعلق ہے، لیکن یہاں کس قدر برمحل ہے؟:

''کناسِ خسیس کہ بنقص وخبثِ ذاتی متسم است چہ مجال کہ خود را عین سلطان عظیم الشان کہ منشأ خیرات و کمالات ست تصور نماید، وصفات وافعالِ ذمیمہ خود را عین صفات و افعال جمیلہ اوتوہم کند۔'' (دفتر دوم مکتوب:۱)

ترجمہ:.....''ایک خسیس بھنگی جس کی ذات ناقص و خبث کے عیب سے داغدار ہے، اس کی کیا مجال کہ اپنے آپ کو عظیم الشان سلطان کا جو منبع خیرات و کمالات ہے، عین تصور کرے؟ اور اپنے صفات و افعالِ ذمیمہ کو اس کے صفات و افعالِ جمیلہ کا عین خیال کرے؟''

بروز وتناسخ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک ان کے ''نظریۂ بروز'' پر قائم ہے، ''بروزِ محمد''، ''بروزِ عیسیٰ'' اور ''بروزِ کرشن'' وغیرہ کی جو تشریحات انہوں نے سپردِ قلم کی ہیں، وہ صاف صاف ''تناسخ''، ''حلول'' اور ''اواگون'' سے جاملتی ہیں۔ یہ لفظ انہوں نے غالباً صوفیأ سے مستعار لیا اور اس پر اپنی تعبیرات کا خول چڑھایا، ''بروز'' کے بارے میں بھی حضرت امام ربانی رحمہ اللہ نے متعدد جگہ اظہارِ خیال فرمایا ہے، یہاں صرف ایک اقتباس کا نقل کرنا اہل بصیرت کے لئے کافی ہوگا، صوفیأ کے اصطلاحی ''بروز'' کی تشریح کرنے کے بعد امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ومشائخ مستقیم الاحوال بعبارت کمون و بروز ہم لب نمی کشایند و ناقصان را در بلا وفتنہ نمی اندازند۔''

(دفتر دوم مکتوب:۵۸)

ترجمہ:.....''اور جو مشائخ کہ مستقیم الاحوال ہیں، وہ

کمون و بروز کی عبارت کے ساتھ بھی لب کشائی نہیں کرتے،
اور ناقصوں کو فتنہ میں نہیں ڈالتے۔"

امام ربانی رحمہ اللہ کی اس تصریح کی روشنی میں فیصلہ کیجئے کہ مرزا قادیانی کے بروزی نعرے ان کی استقامت کی علامت تھے یا کجی اور فتنہ اندازی کا مظہر تھے؟ اور یہ اِدعا کہ روح محمدی نے مرزا قادیانی کا روپ دھار لیا ہے (آئینہ کمالات) صریح طور پر ملحدانہ تعبیر ہے، جس کے حق میں حضرت مجدد رحمہ اللہ کے الفاظ میں بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ: ۔

"افسوس! ہزار افسوس! آں قسم بطالان خود را بمسند شیخی
گرفتہ اند و مقتدائے اہل اسلام گشتہ اند، ضلوا فاضلوا۔"
(دفتر دوم مکتوب:۵۸)

ترجمہ:......"افسوس! ہزار افسوس! کہ اس قسم کے
مکاروں نے پیری مریدی کی مسند اپنے لئے آراستہ کر رکھی ہے
اور بزعم خود مقتدائے اہل اسلام بن بیٹھے ہیں، خود بھی گمراہ
ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔"

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب
بحرمۃ سید المرسلین علیہ وعلیھم الصلوات والتسلیمات

(ماہنامہ بینات کراچی ربیع الاول ۱۳۹۵ھ)